سوال

(132)انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی زندگی

جواب

م علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سند ابی یعلی میں ہے کہ تمام انبیاء اپنی قبروں میں نماز ادا کرتے ہیں، حالانکہ وہ تو فوت ہو چکے ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

سرے مقام پر ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ﴾ ہے غیر اَخلیاب یہ تعارض کیا ہے اور صحیح میں بھی ہے کہ جب آنحضرت معراج پر گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے ہیں ۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جب کوئی میرے اوپر السلام علیک اَیھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے تو، ابی داوٗد میں ہے کہ :

عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ : «ما من اَحد یسلم علیّ إلّا ردالله علی روحی حتی اَرد علیہ السلام ویحسن اَن یقول المسلم علی رسول اللہ ﷺ : السلام علیم یا نبی اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ من خلقہ السلام علیک یا سید المرسلین وإمام المتقین . اَشہد اَنک بلغت الرسالۃ واَدیت الاَمانۃ ونصحت الاَمۃ وجاہدت فی اللہ حق جہاد»

یہ حدیث ابی داوٗد میں ہے اس مسئلہ کی وضاحت ضروری چاہیے کیونکہ اگر انبیاء اللہ قبر میں نماز پڑھتے ہیں یا پھر آنحضرت کی روح لوٹائی جاتی ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں اور یہ کتنی مرتبہ روح کا لوٹنا ہوتا ہوگا یا پھر ہمیشہ ہی روح موجود رہتی ہے تو پھر لوٹائی کا کیا معنی ہوا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

بیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ ''روایت کمزور ہے، البتہ موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا صحیح مسلم کی حدیث سے ثابت ہے ﴿صحیح مسلم/کتاب الایمان/باب الاسراء﴾ باقی انبیاء کرام علیہم السلام کی قبر والی اور برزخ والی زندگی ثابت ہے، جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، البتہ ان کی دنیا والی زندگی ان کی موت یا شہ

دوالی حدیث قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : «ما من اَحدٍ یُسلّمُ علَیَّ إلّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوحِی حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ» ﴿ابوداؤد/کتاب المناسک/باب زیارۃ القبور﴾

کوئی مجھے سلام کہے گا تو اللہ تعالی میری روح کو میری طرف لوٹا دے گا، حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں گا۔''

ن الفاظ کے ساتھ حسن اور ثابت ہے ۔ ابوداوٗد میں موجود ہے ۔ البتہ جو الفاظ آپ نے اس حدیث سے پہلے اور بعد نقل فرمائے ہیں وہ ابوداوٗد میں نہیں ہیں ۔ باقی روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دفعہ قبر میں لوٹا دینے کے بعد نکالنے کا کوئی ثبوت نہیں ۔ کیونکہ درود وسلام ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[فتاویٰ علمائے حدیث]

ص09ج